اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (24صَفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُرُود خواں کا رُخسار چوما

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سعید علیہ رحمۃ اللّٰہِ المُعِید سونے سے قبل ایک مقرّرہ تعداد میں دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار جب دُرُود شریف پڑھ کر رات کو سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، میں جس میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود وسلام پڑھا کرتا ہوں وُہی مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے خواب میں تشریف لے آئے اور فرمایا: ''اپنا وہ مُنہ جس سے تم مجھ پر دُرُود پڑھتے ہو میرے قریب کرو تاکہ میں اسے چوم لوں۔'' یہ سن کر مجھے بڑی شرم آئی، میں

مــــــــدینہ

لہ اَلحمدُ لِلّٰہ شبِ جُمُعہ (۱۴۱۸-۵-۱۰) کوامیرِ اہلسنّت کا یہ بیان اُمُّ الْقَیْوِین، اَلْاِمَارَاتُ الْعَرَبِیَّۃُ الْمُتَّحِدَۃ سے بذریعہ ٹیلیفون مرکز الاولیاء لاہور میں دو جگہ رِلے ہوا اور وہاں سے مصطَفٰے آباد، منڈی فاروق آباد، شیخوپورہ، شکر گڑھ، اوکاڑہ، ضیا کوٹ اور چیچہ وطنی میں رِلے ہوا جہاں ہزارہا اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے یہ بیان سننے کی سعادت حاصل کی۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **-مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

www.dawateislami.net

اپنا مُنہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَہنِ اقدس (یعنی مُبارَک مُنہ) کے قریب کیسے کروں! میں نے اپنا رُخسار (یعنی گال) سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے کردیا اور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ اس پر بوسہ دیا۔ جب میں بیدار ہوا تو سارا گھر مُشکبار ہورہا تھا۔اور میرا رُخسار آٹھ روز تک خوب خوب خوشبودار رہا۔ (القولُ البدیع ص ۲۸۱ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان سننے کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کئے توجُّہ کے ساتھ بیان سنئے کہ لاپرواہی سے اِدھر اُدھر یا پیچھے مُڑ مُڑ کر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، اپنے کپڑے، بدن یا بالوں کو سہلاتے ہوئے، باتیں کرتے ہوئے یا ٹیک لگا کر سننے سے نیز اَدھورا بیان سُن کر چل پڑنے سے اِس کی بَرَکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ بے توَجُّہی کے ساتھ قراٰن وسنّت کی بات سننا مسلمانوں کی صِفات سے نہیں ہے۔ سُورَۃُ الْاَنْبِیَآء دوسری اور تیسری آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربّانی ہے:

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ هُمْ یَلْعَبُوْنَ ۙ﴿۲﴾ لَاهِیَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیم البرکت،

www.dawateislami.net

عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدّدِ دین و ملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبَرَکت حضرت علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ''کنزُ الایمان'' میں اس کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں: ''جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔''

یتیموں کی دیوار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرت سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مشہور قرآنی واقعہ جو پندرھویں پارے سے شروع ہو کر سولھویں پارے میں خَتْم ہوتا ہے، اُس میں یہ بھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرت سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک شَہر میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے باشندوں نے ان حضرات کی نہ مہمان نوازی کی نہ ہی کھانا حاضِر کیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے وہاں ایک بوسیدہ دیوار جو گرنے کے قریب تھی اُس کو درست کیا۔ ایسے لوگ جنھوں نے پانی تک کو نہیں پوچھا ان کے یہاں دیوار کی خدمت کا کام تعَجُّب انگیز تھا۔ لہٰذا حضرتِ سیِّدُ نا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضرتِ سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا: ''آپ

www.dawateislami.net

اگر چاہتے تو ان لوگوں سے کچھ اُجرت ہی لے لیتے۔'' سیِّدُنا خضر علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: ''یہ **دو یتیموں کی دیوار** ہے جو ایک نیک آدمی کی اولاد ہیں اور اس کے نیچے خزانہ ہے، اگر دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا اور لوگ اٹھا جاتے لہٰذا آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ نے چاہا کہ وہ بچّے جوان ہو کر خزانہ نکال لیں۔ ان کے نیک باپ کے صَدْقے میں ان پر بھی رَحْمت ہوئی۔'' مُفَسِّرین کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: ''وہ نیک آدمی ان بچّوں کا ساتویں یا دسویں پُشْت پر جا کر والِد بنتا تھا۔'' (مُلَخّص اَز تفسیرِ صاوی ج٤ ص١٢١١، ١٢١٣)

خزانۂ لاجواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں پر ان کے والِد کی نیکی کا لحاظ فرمایا گیا خود ان بچّوں کی نیکی کا تذکرہ نہیں۔ ان کے والد نیک اور پرہیزگار تھے لہٰذا ان کا **خزانۂ لاجواب** محفوظ رکھا گیا۔ سیِّدُنا عبد اللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انسان کی نیکوکاری سے اس کی اولاد اور اولاد، دَر اولاد کی اِصلاح فرمادیتا ہے اور اس کی نسل اور اس کے پڑوسیوں میں اس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پردہ اور اَمان میں رہتے ہیں۔'' (تفسیر دُرِّ مَنثور ج٥ ص٤٢٢)

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھَادِی فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''**اللہ** تعالٰی ایک صالح (یعنی نیک) مسلمان کی بَرَکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بَلا دَفْع فرماتا ہے۔'' (مُعجَم اَوسَط ج٣

www.dawateislami.net

ص ١٢٩ حدیث ٤٠٨٠) سُبْحٰنَ اللہ نیکوں کا قُرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص ٨٧)

سات عبر تناک عبارات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی بَرَکت سے ان کی اولاد بلکہ ہمسایوں (یعنی پڑوسیوں) کو بھی فائدہ پہنچتا ہے، تو نیک آدمی کتنا بھلا انسان ہوتا ہے کہ اس کے فُیُوض وبَرَکات سے نہ جانے کتنے لوگ مُتَمتِّع ومالا مال ہوتے ہیں۔ ابھی جس خزانہ لاجواب کا ذِکر ہوا اس کا تذکرہ سُوْرَۃُ الْکَھْف پارہ 16 آیت 82 میں کچھ یوں ہے:

وَکَانَ تَحْتَہٗ کَنْزٌ لَّھُمَا وَکَانَ اَبُوْھُمَا صَالِحًا ج ترجَمۂ کنز الایمان: اُس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

اس آیتِ مقدَّسہ کے تَحْت حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: وہ خزانہ سونے کی ایک تختی پر مُشْتَمِل تھا اور اس پر سات عبرت آموز عبارات مَنْقُوش تھیں:

﴿١﴾ اُس شَخْص کا حال عجیب ہے جو موت کا یقین ہونے کے باوُجُود ہنستا ہے۔

﴿٢﴾ اُس شَخْص پر تعَجُّب ہے جو دنیا کو فنا ہونے والی تسلیم کرنے کے باوجود اس میں مطمئن و مُنْہَمِک (یعنی مشغول اور کھویا ہوا) ہے۔

﴿٣﴾ اُس شَخْص پر حیرت ہے جو تقدیر پر ایمان رکھنے کے باوُجود دنیا (کی نعمتیں) نہ ملنے پر مَغمُوم ہوتا ہے۔

﴿٤﴾ کتنا عجیب ہے وہ آدمی جس کو یقین ہے کہ قِیامت کو ذرّے ذرّے کا حساب دینا ہے

www.dawateislami.net

اس کے باوُجود دنیا کی دولت جمع کرنے کی دُھن میں مگن ہے۔

﴿۵﴾ حیرت ہے اُس شخص پر جو جہنّم کو سخت ترین عذاب کا مقام تسلیم کرنے کے باوُجود گناہوں سے باز نہیں آتا۔

﴿٦﴾ عجیب ہے وہ شخص کہ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو پہچاننے کے باوجود غیروں کے تذکرے کرتا ہے۔

﴿۷﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو یہ جانتا ہے کہ جنّت میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں پھر بھی دنیا کی راحتوں میں گم ہے۔ اِسی طرح اُس کا حال بھی عجیب ہے جو شیطان کو جان و ایمان کا دشمن جانتے ہوئے بھی اس کی پَیروی کرتا ہے۔ (اَلْمُنَبِّهات عَلَى الاستعداد ص٨٣ مُلَخَّصاً)

موت کا یقین اور ھنسنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان دو یتیموں کے خزانہ لاجواب پر ان سات عبارات کا **پراَسرار خزانہ** بھی کافی عبرتناک ہے۔ یہ **پُراَسرار خزانہ** ہمیں عبرت کے مُشکبار **مَدَنی پھول** پیش کررہا ہے۔ واقِعی موت کا یقین رکھنے والوں کا ہنسنا تَعَجُّب خیز ہے، دنیا کو فانی ماننے کے باوُجود اِس میں مطمئن رہنا حیرت انگیز ہے، تقدیر پر یقین رکھنے کے باوُجود دنیا کا مال نہ ملنے پر یا نقصان ہوجانے پر واویلا کرنا حیرت ناک ہے، جتنا مال زیادہ اُتنا وبال زیادہ، قِیامت میں حساب کتاب زیادہ یہ سب کچھ یقین رکھنے کے باوُجود ہر وَقت اس سوچ میں رہنا کہ بس کسی طرح دولت میں اِضافہ ہوجائے، یہاں کاروبار ہے تو وہاں بھی برانچ کُھل جائے اِس طرح کی دُھن میں مگن رہنے والے پر کیوں حیرت نہ ہو کہ جب اسے یہ معلوم ہے کہ بروزِ قِیامت

www.dawateislami.net

مجھے ذرّے ذرّے کا حساب دینا پڑ جائے گا، تو آخر پھر وہ اِتنی دولت کیوں جَمْع کرتا چلا جارہا ہے؟ اسے مال و دولت کے حَریصوں کے عبرتناک انجام سے آخر کیوں دَرْس حاصل نہیں ہوتا؟ کل قِیامت کی کڑی دھوپ میں اپنے کثیر مال و دولت کا حساب کس طرح دے سکے گا؟

جہنَّم کی ہولناکیاں

وہ بندہ بھی کتنا عجیب ہے جو یہ جانتا ہے کہ دوزخ سخت ترین عذاب کا مقام ہے پھر بھی گناہوں کا اِرتکاب کرتا ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنَّم کو اگر سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہوجائیں۔

(مُعجَم اَوسَط ج ۲ ص ۷۸ حدیث ۲۵۸۳)

اَہلِ جہنَّم کو جو مَشْرُوب پینے کیلئے دیا جائے گا وہ اس قَدَر خطرناک ہے کہ اگر اس کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا کی تمام کھیتیاں برباد ہوجائیں نہ اَناج اُگے نہ پھل۔ جہنَّم کے سانپ اور بچھو بے حد خوفناک ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: ''جہنَّم میں بُختی اونٹوں کی گردن کی مِثْل بڑے بڑے **سانپ** ہونگے جو دوزخیوں کو ڈستے ہوں گے، وہ ایسے زہریلے ہونگے کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس سال تک ان کے زَہر کی تکلیف نہیں جائے گی اور لگام لگائے ہوئے **خچّروں** کے برابر بڑے بڑے **بچھّو** جہنَّمیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے کہ ایک بار ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس سال تک باقی رہے گی۔''

(مسند امام احمد بن حنبل ج ٦ ص ۲۱٦ حدیث ۱۷۷۲۹)

www.dawateislami.net

تِرمِذی کی رِوایت میں ہے: ''جہنَّم میں ''**صَعُود**'' نامی آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافِر جہنَّمی کو 70 سال تک چڑھایا جائے گا پھر اُوپر سے اسے گرایا جائے گا تو 70 سال میں وہ نیچے پہنچے گا، اِسی طرح ہمیشہ عذاب دیا جاتا رہے گا۔'' (تِرمذی ج ٤ ص ٢٦٠ حدیث ٢٥٨٥)

جہنَّم کے ایسے ایسے **خوفناک عذاب** کا تذکرہ سُننے کے باوُجود بھی جو گناہوں سے باز نہ آئے اُس پر واقعی **تَعَجُّب** ہے۔ آخر انسان کو اس دنیا نے کیا دے دینا ہے جو اس کی رنگینیوں میں گُم اور اس کی لوٹ مار میں مصروف ہے۔

جہنَّم کی خطرناک غذائیں

لذیذ غذائیں مزے لے لے کر کھانے والوں کو جہنَّم کی بھیانک غذاؤں کو نہیں بھولنا چاہئے! ''**تِرمِذی**'' کی رِوایت میں ہے: ''دوزخیوں پر بھوک مُسلَّط کی جائے گی تو یہ بھوک ان سارے عذابوں کے برابر ہو جائے گی جن میں وہ مُبتلا ہیں، وہ فریاد کریں گے تو انہیں آگ کے کانٹے والا کھانا دیا جائے گا، جو نہ موٹا کرے نہ بھوک سے نجات دے، پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا تو انہیں یاد آئے گا کہ (دنیا میں) ایسے کھانے کے وَقت وہ پانی پیا کرتے تھے چُنانچِہ وہ پانی مانگیں گے تو ان کو لوہے کی بالٹیوں سے **کھولتا ہوا پانی** دیا جائے گا جب وہ اُن کے مُنہ کے قریب ہوگا تو اُن کے مُنہ بھون دے گا پھر جب اُن کے پیٹ میں داخِل ہوگا تو ان کے پیٹوں کی ہر چیز کاٹ ڈالے گا۔'' (تِرمذی ج ٤ ص ٢٦٣ حدیث ٢٥٩٥)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ''**زَقّوم** (یعنی تھوہڑ جو کہ دوزخیوں کو کھلایا جائے گا) کا

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔(طبرانی)

ایک قطرہ اگر دنیا پر ٹپک پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو (تلخ و بدبُودار بنا کر) خراب کردے۔'' (ابنِ ماجه ج٤ ص٥٣١ حديث ٤٣٢٥)

آہ! جہنَّم میں ایسا ہولناک عذاب ہونے کے باوُجُود آخر انسان گناہوں پر اتنا دلیر کیوں ہے؟

جھوٹے کے جَبڑے چیرے جا رہے تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرز اٹھئے! اور اپنے گناہوں سے توبہ کر لیجئے! **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اس کے ساتھ چل دیا، میں نے دو آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں لوہے کا زَنبُور[1] تھا جسے وہ بیٹھے شخص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چیر دیتا پھر زَنبُور نکال کر دوسرے جبڑے میں ڈال کر چیرتا، اتنے میں پہلے والا جبڑا اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے لانے والے شخص سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ جھوٹا شخص ہے اسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مَساوِی الْاَخلاق لِلخَرائطی ص ٧٦ حديث ١٣١)

چِہرے اور سینے نوچ رہے تھے

مِعراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو تانبے کے ناخنوں سے اپنے چِہرے اور سینے نوچ رہے تھے۔

مدینہ

[1] یعنی لوہے کی سلاخ جس کا ایک طرف کا سِرا مُڑا ہوا ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر عَرض کیا گیا: ''یہ لوگ آدمیوں کا گوشت کھانے والے (یعنی غیبت کرنے والے) اور لوگوں کی آبروریزی کرنے والے تھے۔''

(ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٥٣ حدیث ٤٨٧٨)

زندگی مُختَصَر ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے۔ عنقریب ہماری سانس کی مالا ٹوٹ جائے گی اور ہمارے ناز اُٹھانے والے ہمیں اپنے کندھوں پر لاد کر وِیران قبرِستان کی طرف چل پڑیں گے۔ آہ! ہماری ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی، ہماری خون پسینے کی کمائی ہمارے ساتھ آئے گی نہ ہمیں کام آئے گی۔

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے
قبر میں تنہا قِیامت تک رہے (وسائلِ بخشش ص ۷۱۱)

آہ! مُستَقبِل کا ڈاکٹر!

سردارآباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر کا ایک ذہین ترین طالبِ عِلم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُتر امگر ڈوبنے لگا، مُستَقبِل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں

www.dawateislami.net

آکر پانی میں چھلانگ لگا دی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! مُستَقبِل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کُہرام مچ گیا، ماں باپ کے بُڑھاپے کا سہارا پانی کی مَوجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سُہانے سَپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالبِ علم M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزَلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی **قَبْر کے امتحان** میں مبتلا ہو گیا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے　　مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے　　زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مکانات کی حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کا گزر کچھ عالی شان **مکانات** کی طرف ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''اے بُلند و بالا عمارتو! وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے تمہیں تعمیر کیا! اور وہ لوگ کدھر گئے جنہوں نے سب سے پہلے تم کو آباد کیا! وہ لوگ کدھر جا چُھپے جو سب سے پہلے تمہارے اندر رہائش پذیر تھے؟'' وہ مکان بھلا کیا جواب دیتے! غیب سے ایک آواز گونج اٹھی: ''جو لوگ پہلے ان مکانات میں رہتے تھے ان کے نام و

www.dawateislami.net

نشان مٹ گئے اب انکا نام تک لینے والا کوئی باقی نہیں رہا،ان کے بدن خاک میں مل گئے اور ان کے اعمال ان کے گلے کا ہار ہیں۔" (اَلْمُنَبِّھات عَلَی الْاِسْتِعْداد ص۱۹)

اُونچے اونچے مکان تھے جن کے　　تنگ قبروں میں آج آن پڑے

آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی　　نام کو بھی نہیں ہے نشاں باقی

ہماری فُضُول سوچ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی بھی کیا خوب مَدَنی سوچ ہوتی ہے انہوں نے عالی شان مکانات دیکھ کر ان سے عبرت کا سامان کیا اور ایک ہم ہیں کہ اگر عُمدہ مکانات، کوٹھیاں اور بنگلے دیکھ لیتے ہیں تو مزید غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں، ان کوٹھیوں کو رشک کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کی سجاوٹوں کا نظّارہ کرتے ہیں، اس کی پائیداری پر تبصرے کرتے ہیں، ان کے بھاؤ کا اندازہ لگاتے ہیں اور نہ جانے کتنی فُضُولیات میں مُبتَلا ہو جاتے ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی مَدَنی سوچ نصیب ہو جاتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس دارِناپائیدار کے حُصُول کی خاطر آج ہم ذلیل وخوار ہو رہے ہیں اس کو نہ ثَبات ہے نہ قرار، اس کی ظاہری رنگینی وشادابی پر فریفتہ ہونے والو! یاد رکھو! ؎

گرچہ ظاہر میں مثلِ گُل ہے　　پر حقیقت میں خار ہے دنیا

ایک جھونکے میں ہے اِدھر سے اُدھر　　چار دن کی بہار ہے دنیا

www.dawateislami.net

دو خوفناک چیزیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جن چیزوں سے میں اپنی اُمّت پر خوف کرتا ہوں ان میں زیادہ خوفناک نفسانی خواہش اور لمبی امّید ہے۔ نفسانی خواہش حق سے روک دیتی ہے اور لمبی امید آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ یہ دنیا کوچ کرکے جارہی ہے اور آخرت کوچ کرکے آرہی ہے۔ ان دونوں (دنیا اور آخرت) میں سے ہر ایک کی اولاد (یعنی طلب گار) ہے۔ اگر تم یہ کرسکو کہ دنیا کے بچّے (یعنی طلب گار) نہ بنو تو ایسا ہی کرو کیونکہ آج تم عمل کی جگہ میں ہو جہاں حساب نہیں اور کل تم آخرت کے گھر میں ہوگے جہاں عمل نہ ہوگا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص ۳۷۰ حدیث ۱۰۶۱۶)

عُمدہ مکان والوں کا انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی خواہشاتِ نفس اور لمبی اُمّیدوں کی تباہ کاریاں آج بالکل واضح ہیں۔ اَبناءِ دُنیا (دنیا کے بیٹوں) کی کثرت جابجا ہے کہ جسے دیکھو دنیا سے مَحبَّت کا تو دم بھرتا نظر آرہا ہے، آخرت کی مَحبَّت رکھنے والوں کی تعداد نہایت کم ہے، ہر ایک دنیا کا مُسْتَقبِل روشن کرنے کی تگ ودو میں مشغول ہے، اور اِسی فِکْر میں ہے کہ جتنی بن پڑے اُتنی دولت اکٹّھی کرلی جائے، جتنا ہوسکے اَسناد حاصل کرلی جائیں، جتنا ہوسکے دنیا کے پلاٹ حاصل ہوجائیں۔ اے دنیا میں عُمدہ عُمدہ مکانات پانے کے طلبگارو! ذرا دل کے کانوں سے سُنو، قرانِ پاک کیا کہہ رہا ہے! چُنانچِہ سُوْرَۃُ الدُّخَان پارہ 25 آیت 25 تا 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے۔ ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارث دوسری قوم کو کر دیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلَت نہ دی گئی۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے غور فرمایا! عُمدہ عُمدہ مکانات بنانے والے، خوش نُما باغات لگانے والے اور لہلہاتے کھیت اُگانے والے یک بارگی دنیا سے رخصت ہوگئے اور ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثے کا دوسروں کو وارِث بنا دیا گیا، نہ ان پر زمین روئی نہ آسمان، نہ ہی انہیں مُہلَت دی گئی، ان کے نام و نشان مٹا دیئے گئے، ان کے تذکرے خَتْم ہوگئے، بس اب وہ ہیں اور ان کے اَعمال، تو یہ دنیا بس عبرت ہی عبرت ہے۔ ؎

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے — جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
ملے خاک میں اَہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے — زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

www.dawateislami.net

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا   اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا   پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا   ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جِیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا   تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی   جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی   یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا   نہ گرویدۂ شُہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا   رہے گا تو ذِکرِ نکوئی رہے گا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جب اس بزم سے اٹھ گئے دوست اکثر   اور اٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر   یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر

www.dawateislami.net

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا ہے کہیں فقر و فاقے سے آہ و بُکا ہے
کہیں شِکوہَ جَور و مکر و دَغا ہے غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کِھلایا جوانی نے پھر تجھ کو مَجنوں بنایا
بُڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا اَجل تیرا کر دے گی بِالکُل صفایا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بُڑھاپے سے پا کر پیامِ قَضا بھی نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سَنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے اِنتہا بھی جُنوں کب تلک؟ ہوش میں اپنے آ بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ فانی جہاں ہے مسلمان تجھ کو کرے گی یہ دنیا پریشان تجھ کو
پھنسا دیگی مَرقَد میں نادان تجھ کو کرے گی قِیامت میں حیران تجھ کو

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

www.dawateislami.net

کر لے توبہ رب عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہے بڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ شور مچ جائے کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے! اب جلدی غسّال کو بلا لاؤ چنانچہ غسّال تختہ اٹھائے چلا آ رہا ہو، غُسل دیا جا رہا ہو...... کفن پہنایا جا رہا ہو...... پھر اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے، اس سے قبل ہی مان جائیے! جلدی جلدی توبہ کر لیجئے! ۔؎

کر لے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص ۷۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشہِ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ابنِ عساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا'' کے بتّیس حُرُوف کی نِسبت سے کھانے کے 32 مَدَنی پھول

❁ **کھانے** سے مقصود حُصولِ لذّت نہ ہو بلکہ کھاتے وَقت یہ **نیت** کر لیجئے: ''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت پر قُوَّت حاصل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں'' ❁ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحہ

www.dawateislami.net

17 پر ہے: بھوک سے کم کھانا چاہیے اور پوری بھوک بھر کر کھانا کھالینا مُباح ہے یعنی نہ ثواب ہے نہ گناہ، کیونکہ اس کا بھی صحیح مقصد ہوسکتا ہے کہ طاقت زیادہ ہوگی۔ اور **بھوک سے زیادہ کھالینا حرام ہے۔** زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ اتنا کھالینا جس سے پیٹ خراب ہونے کا گُمان ہے، مَثَلاً دَست آئیں گے اور طبیعت بدمزہ ہوجائے گی۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۵٦٠) ۞ بھوک سے کم کھانا بے شمار فوائد کا مجموعہ ہے کہ تقریباً 80 فیصد بیماریاں ڈَٹ کر یعنی خوب پیٹ بھر کر کھانے سے ہوتی ہیں۔ لہٰذا ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ روک لیجئے ۞ اکثر دسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے (مَثَلاً شِعر یا کمپنی وغیرہ کا نام) ایسے دسترخوانوں کو استعمال میں لانا، اُن پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ (بہارِشریعت حصّہ ١٦ ص ٦٣) ۞ **کھانا** کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا **سنّت** ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ٣٣٧) ۞ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا (یعنی پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا) **رِزْق میں کُشادگی** کرتا اور شیطٰن کو دُور کرتا ہے۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ٢ ص ٣٣٣ حدیث ٣٥٠١)

۞ کھانا تناوُل کرنے کے موقع پر جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: ''جب تم کھانا کھانے لگو تو اپنے جوتے اُتار دو! کیونکہ یہ تمہارے قدموں کے لیے راحت کا باعث ہے۔'' (مُعجَم اَوسط ج ٢ ص ٢٥٦ حدیث ٣٢٠٢)

۞ **کھاتے** وَقت اُلٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا گُھٹنا کھڑا رکھئے یا سُرین پر بیٹھ جایئے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے۔ (مُلَخَّص از بہارِشریعت حصّہ ١٦ ص ٢١) یا دونوں قدموں کی

www.dawateislami.net

پُشت پر دوزانو بیٹھئے۔(اِحیاء العلوم ج ٢ ص ٥) ۞ **اسلامی** بھائی ہو یا اسلامی بہن سبھی کیلئے یہ مَدَنی پھول ہے کہ جب کھانے بیٹھیں تو چادر یا کُرتے کے دامن کے ذَرِیعے **پردے میں پردہ** ضَرور کریں ۞ **سالن** یا چٹنی کی پیالی روٹی پر مت رکھئے۔ (رَدُّالْمُحتَار ج ٩ ص ٥٦٢) ۞ ننگے سر کھانا ادب کے خلاف ہے ۞ بائیں یعنی اُلٹے ہاتھ کو زمین پر ٹیک دیکر کھانا مکروہ ہے ۞ **مٹّی** کے برتن میں کھانا اَفضل ہے کہ جو اپنے گھر میں **مٹّی کے برتن** بنواتا ہے فِرِشتے اُس گھر کی **زِیارت** کرنے آتے ہیں۔ (ایضاً ص ٥٦٦) ۞ دسترخوان پر سبزی ہو تو فِرِشتے نازِل ہوتے ہیں۔(اِحیاءُ العلوم ج ٢ ص ٢٢) ۞ **شُروع** کرنے سے **قبل** یہ دُعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے یا پینے میں زَہر بھی ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَثر نہیں کرے گا۔ دُعا یہ ہے: **بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ**[1]۔ ترجمہ: **اللہ** تعالیٰ کے نام سے شُروع کرتا ہوں جس کے نام کی بَرَکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے۔ (اَلفِردَوس ج ١ ص ٢٨٢ حدیث ١١٠٦) ۞ **اگر شُروع میں بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھنا بھول گئے تو دَورانِ طَعام یاد آنے پر اس طرح کہہ لیجئے: **بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ**۔ ترجمہ: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام سے کھانے کی ابتدا اور انتہا" ۞ **اوّل آخر** نمک یا نمکین کھایئے

مدینہ

[1] جس دعا میں "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" کے بجائے "وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" ہے، اس دعا کی فضیلت "ترمذی" اور "ابنِ ماجہ" میں اس طرح ہے، **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو بندہ روزانہ صُبح و شام 3 مرتبہ یہ کلمات کہے: "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔ (ترمذی ج ٥ ص ٢٥٠ حدیث ٣٣٩٩، ابن ماجہ ج ٤ ص ٢٨٤ حدیث ٣٨٦٩)

www.dawateislami.net

کہ اِس سے **70 بیماریاں** دُور ہوتی ہیں۔(رَدُّالمُحتَار ج ۹ ص ۵۶۲) ۞ **سیدھے** ہاتھ سے کھائیے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، **شیطان کا** طریقہ ہے۔ اکثر اسلامی بھائی نوالہ تو سیدھے ہاتھ سے ہی کھاتے ہیں، مگر جب مُنہ کے نیچے اُلٹا ہاتھ رکھتے ہیں تو بعض دانے اُس میں گرتے ہیں اور وہ اُلٹے ہی ہاتھ سے پھانک لیتے ہیں ، اِسی طرح دَسترَخوان پر گرے ہوئے دانے اُلٹے ہی ہاتھ سے کھاتے ہیں، اُن کو چاہئے کہ وہ اُلٹے ہاتھ والے دانے سیدھے ہاتھ میں ڈال کر ہی مُنہ میں ڈالیں ۞ بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ میں روٹی لے کر دَہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ سے نوالہ توڑنا **دَفعِ تکبُّر** کیلئے ہے۔(فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۶۶۹) ہاتھ بڑھا کر تھال یا سالن کے برتن کے عین بیچ میں اوپر کر کے روٹی اور ڈبل روٹی وغیرہ توڑنے کی عادت بنائیے، اِس طرح روٹی کے ذرّات یا روٹی پر تِل ہوئے تو برتن ہی میں گریں گے ورنہ دسترخوان پر گر کر **ضائع** ہو سکتے ہیں۔(تِل شاید زینت کیلئے ڈالتے ہیں، بغیر تِل کی روٹی لینا ہی مناسب تا کہ تِل گر کر ضائع ہونے کا بکھیڑا ہی نہ رہے) ۞ **تین** اُنگلیوں یعنی بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے سے کھانا کھائیے کہ یہ **سنّتِ انبیاء** علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہے۔ اگر چاول کے دانے جدا جُدا ہوں اور تین اُنگلیوں سے نوالہ بننا ممکن نہ ہو تو چار یا پانچ اُنگلیوں سے کھالیجئے ۞ **لقمہ** چھوٹا لیجئے اور **چپڑ چپڑ** کی آواز پیدا نہ ہو اِس احتیاط کے ساتھ اِس قدر چبائیے کہ مُنہ کی غذا پتلی ہو جائے، یوں کرنے سے ہاضِم لُعاب بھی اچھی طرح شامل ہو جائے گا۔ اگر اچھی طرح چبائے بغیر نگل جائیں گے تو ہَضم کرنے کیلئے معدے کو سخت زَحمت کرنی

www.dawateislami.net

پڑے گی اور نتیجۃً طرح طرح کی بیماریوں کا سامنا ہوسکتا ہے لہٰذا دانتوں کا کام آنتوں سے مت لیجئے۔ ۞ ہر دو ایک لقمے کے بعد "**یَا وَاجِدُ**" پڑھنے سے پیٹ میں نُور پیدا ہوتا ہے ۞ **فراغت** کے بعد پہلے بیچ کی پھر شہادت کی اُنگلی اور آخر میں اَنگوٹھا تین تین بار چاٹئے۔ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھانے کے بعد مبارک اُنگلیوں کو **تین مرتبہ** چاٹتے[1] ۞ **برتن** بھی چاٹ لیجئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اُس کیلئے دُعا کرتا ہے اور کہتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے جہنَّم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔[2] اور ایک رِوایت میں ہے کہ برتن اُس کیلئے **اِسْتِغْفَار** (یعنی مغفرت کی دعا) کرتا ہے[3] ۞ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: جو (کھانے کے بعد) پیالے (یا رِکابی) کو چاٹے اور دھو کر پی لے اُسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور گرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھانا جنّت کی حوروں کا مَہر ہے[4] ۞ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اُٹھا کر کھائے وہ فراخی (یعنی کُشادگی) کے ساتھ زندگی گزارتا ہے اور اُس کی اولاد میں خیریت رہتی ہے[5] ۞ کھانے کے بعد دانتوں کا خلال کیجئے ۞ **کھانے** کے بعد اول آخر دُرُود شریف کے ساتھ یہ دُعا پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ**۔ ترجمہ:

مــــــــــــدینہ

[1]: الشمائل المحمدیۃ، للترمذی ص ٩٦ حدیث ١٣٣ [2]: جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ١ ص ٣٤٧ حدیث ٢٥٥٨ [3]: ابنِ ماجہ ج ٤ ص ١٤ حدیث ٣٢٧١ [4]: اِحیاء العلوم ج ٢ ص ٨ [5]: ایضاً۔

www.dawateislami.net

''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا ، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا'' ۞ اگر کسی نے کھلایا ہوتو یہ دُعا بھی پڑھئے: اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اُس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔ (الحصن الحصین ص ۷۱)

۞ کھانا کھانے کے بعد سُورَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ قُرَیْش پڑھئے۔ (اِحیاء العلوم ج ۲ ص ۸) ۞ کھانے کے بعد ہاتھ صابون سے اچّھی طرح دھوکر پونچھ لیجئے ۞ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: کھانے کے بعد وُضو (یعنی پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا) جُنُون (یعنی پاگل پن) کو دُور رکھتا ہے۔ (ایضاً ج ۲ ص ٤)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہدیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو — سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو — ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۸ ربیع الاوّل ۱۴۳۶ھ

31-12-2014

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قران مجید		الشمائل المحمدیۃ	داراحیاء التراث العربی بیروت
تفسیر صاوی	دارالفکر بیروت	ابن عساکر	دارالفکر بیروت
درمنثور	دارالفکر بیروت	الحصن الحصین	المکتبۃ العصریہ بیروت
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	احیاء العلوم	دارصادر بیروت
ابوداؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
ترمذی	دارالفکر بیروت	المنبہات	پشاور
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	درّمختار	دارالمعرفۃ بیروت
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	ردّالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ بیروت	عالمگیری	دارالفکر بیروت
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مساوی الاخلاق	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت	بہارشریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الفردوس بمأثور الخطاب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	وسائل بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت	☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے دُرُود خواں کا رُخسار چوما	1	زندگی مُختصر ہے	10
بیان سننے کے آداب	2	آہ! مستقبل کا ڈاکٹر!	10
یتیموں کی دیوار	3	مکانات کی حِکایت	11
خزانہ لاجواب	4	ہماری فُضُول سوچ	12
سات عبرتناک عبارات	5	دو خوفناک چیزیں	13
موت کا یقین اور ہنسنا	6	عُمدہ مکان والوں کا انجام	13
جہنَّم کی ہولناکیاں	7	جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے	14
جہنَّم کی خطرناک غذائیں	8	کر لے توبہ رب عزَّوجلَّ کی رَحمت ہے بڑی	17
جھوٹے کے جبڑے چیرے جارہے تھے	9	کھانے کے 32 مَدَنی پھول	17
چہرے اور سینے نوچ رہے تھے	9	مآخذ ومراجع	23

یہ رسالہ پڑھ لینے کے بعد ثواب کی نیّت سے کسی کو دیدیجئے

www.dawateislami.net